سوال

ں کر سکتی 560؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

، ایک نصرانی عورت ہوں کچھ مدت قبل ایک مسلمان سے شادی کی ہے ہمارے عقائد میں اختلاف کی وجہ سے ہمارا عقد نکاح آپ کی مسجد کے قریبی دار العدل میں ہوا تو کیا اسلام میں یہ شادی حقیقی طور پر صحیح ہے ؟

میں نے یہ مسئلہ بہت تلاش کیا لیکن مجھے اس وقت بہت زیادہ گھبراہٹ ہوئی جب میں نے یہ پڑھا کہ اسلام اسے صحیح تصور نہیں کرتا ۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ وضاحت کریں (کیونکہ) میں اس شخص سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ !

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر تو نکاح میں مندرجہ ذیل تین اشیاء پائی گئی ہیں تو نکاح صحیح ہے ۔

1 ۔ آپ کے ولی (یعنی والد یا اس کے نائب وقائم مقام) کی طرف سے شادی کی اجازت یہ کہ میں نے آپ سے اپنی بیٹی کی شادی کی ۔

2 ۔ خاوند کی طرف سے قبول کرنا یعنی وہ کہے کہ میں نے اسے قبول کیا ۔

3 ۔ نکاح دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں ہوا ہو ۔

اس طرح نکاح صحیح ہوگا اور اگر شروط نکاح میں سے کوئی ایک شرط بھی ناقص ہوئی تو نکاح صحیح نہیں اور آپ کو دوبارہ نکاح کرنا ہوگا ۔ نیز صحت نکاح میں جگہ کا کوئی دخل نہیں ۔ اس سے صحت نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اے سائلہ محترمہ آپ کے سوال نے ہمیں اس طرف متنبہ کیا ہے آپ اس معاملہ میں دین اسلام کی معرفت کا پختہ ارادہ رکھتی ہیں شاید کہ یہ ایک بڑی حقیقت کی تلاش کا پیش خیمہ اور سبب ہو کہ دین حق کون سا ہے ؟ تو آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کے سامنے چند ایک سوال رکھ سکی

1 ۔ کیا آپ سعادت مندی اور خوشی کی زندگی چاہتی ہیں ؟

2 ۔ کیا آپ اطمینان قلب تلاش کرنا چاہتی ہیں ؟

3 ۔ کیا آپ حقیقت تک رسائی حاصل کرنا چاہتی ہیں ؟

4 ۔ کیا آپ اپنی اولاد کے لیے سیدھی اور سچی زندگی چاہتی ہیں ؟

تو پھر آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو ایک عظیم مقصد اور غرض وغایت کے لیے پیدا فرمایا ہے جو کہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہے ۔

نے جنات اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے ۔ کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں نہ تو میں ان سے روزی چاہتا ہوں اور نہ ہی میری چاہت ہے کہ وہ مجھے کھلائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے ۔ "[1]

اور اللہ تعالیٰ نے اسی مقصد کی دعوت دینے کے لیے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ یوں ہے کہ ۔

نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ لوگو! صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو ۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی ۔ پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟[2]

لیٰ نے یہ رسالت و نبوت کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر کے انہیں خاتم النبیین بنا دیا ۔

سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے بھی باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۔ "[3]اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ۔

م اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کے حصول کے لیے رکوع اور سجدے کر رہے ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے ان کی یہی مثال تورات اور انجیل میں بھی بیان

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ۔

ت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ، حضرت اسحٰق ، علیہ السلام حضرت یعقوب ، علیہ السلام اور ان کی اولاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، حضرت ایوب علیہ السلام ، حضرت یونس علیہ السلام ، حضرت ہارون علیہ السلام ، اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی اور ہم نے داؤد علیہ السلام کو ز

سے پہلے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے بیان کیے اور بہت سے رسولوں کے بیان نہیں بھی کیے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر کلام کیا ۔

ہم نے انہیں خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے رسول بنایا تاکہ لوگوں کی کوئی حجت باقی نہ رہ جائے اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور حکمت والا ہے ۔ [5]

ر ان سب لوگوں کو بھی جو دین اسلام پر ایمان نہیں رکھتے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اللہ وحدہ لاشریک اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں جتنی بھی جلدی ہو سکے ایمان لے آئیں ۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنوں اور انسانوں سب کی طرف رسو

لوگو! تمھارے رب کی طرف سے حق لے کر رسول آگیا ہے پس تم ایمان لے آؤ تاکہ تمھارے لیے بہتری ہو اور اگر تم کافر ہو گئے تو ہر وہ چیز جو آسمان وزمین میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہی ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے ۔

ے بارے میں حد سے تجاوز مت کرو اللہ تعالیٰ پر حق کے علاوہ کچھ نہ کہو ۔ مسیح علیہ السلام تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم علیہ السلام کی طرف ڈال دیا گیا اور اس کی طرف سے روح ہیں پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور ان پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ اللہ تین ہی

ت کے لائق تو صرف ایک اللہ ہی ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو اسی کے لیے ہے جو آسمان وزمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کام بنانے والا کافی ہے۔[6]

تعالیٰ نے قرآن یہ بھی وضاحت فرمائی ہے کہ وہ دین اسلام کے علاوہ کسی سے کوئی بھی دین قبول نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا تذکرہ یوں فرمایا:

اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس کا وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔[7]

ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہ عدل قائم رکھنے والا ہے اس غالب اور حکمت والے کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔"[8]

پھر آپ یہ بھی مت بھولیں کہ آپ کا اسلام قبول کرنا آپ کی اولاد کے لیے افضل وبہتر ہے مبادا کہ وہ ذہنی اختلاف اور نفسیاتی عذاب کا شکار ہوتے ہوئے یہ نہ کہتے رہیں کہ ہمارا والد مسلمان اور والدہ نصرانی ہے۔ ہم کس کی اقتداء کریں؟

پارسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک اچھا نتیجہ ثابت ہو۔ آپ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کی کوشش کریں جو کہ اسلام کا معجزہ شمار ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بھی مطالعہ کریں۔ تو آپ کو علم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کا اچھا انجام کیا ا

کلنا مشرکوں کے مطالبے پر چاند کو دو حصوں میں تقسیم کرنا اور اس کے علاوہ کئی معجزات بھی کتب سیر میں موجود ہیں۔ اسی طرح غیب اور مستقبل کی وہ پیش گوئیاں جن کا علم وحی کے علاوہ کسی اور طریقے سے نہیں ہو سکتا مثلاً رومیوں کی فارسیوں پر فتح وغیرہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت صادقہ پر دلالت کر

یخ ابن جبرین سے مسلمان عورت کے عیسائی مرد سے نکاح کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:

مسلمان عورت پر حرام ہے کہ وہ عیسائی یا اس کے علاوہ کسی بھی (مذہب کے) کافر سے شادی کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور تم (اپنی عورتوں کو) مشرک مردوں کے نکاح میں مت دو حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو جائیں[9]۔ (شیخ ابن جبرین)

---

[1]۔الذاریات:57۔

[2]۔النحل:36۔

[3]۔الاحزاب:40۔

[4]۔الفتح:29۔

[5]۔النساء:163۔

[6]۔النساء:170۔171۔

[7]۔آل عمران:85۔

[8]۔آل عمران:18۔19۔

[9]۔البقرۃ:22۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ج4

ص109

محدث فتویٰ